ترجمۃ القرآن

مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی

کفار سے دوستی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم . یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیآء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جآء کم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جھادا فی سبیلی وابتغآء مرضاتی تسرون الیھم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سوآء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم اعدآء ویبسطوآ الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء وودوا لو تکفرون (الممتحنۃ: ۱.۲)

اے ایمان والو! نہ بناؤ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست تم ان کی طرف محبت کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کا انکار کرتے ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے اور تمہیں اور رسول ﷺ کو صرف اس لئے نکالتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو جو تمہارا رب ہے۔ اگر تم میرے راستے میں جہاد کیلئے اور میری رضا کی تلاش میں نکلے ہو تو ان کی طرف خفیہ محبت کے پیغام کیوں بھیجتے ہو اور میں زیادہ جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی بھی تم میں سے یہ کام کریگا تو بے شک وہ سیدھے راستے سے گمراہ ہو گیا۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تمہارے دشمن بن جائیں گے اور تمہیں تکلیف دینے کیلئے اپنی زبانوں اور ہاتھوں کو تمہاری طرف بڑھائیں گے اور وہ تو یہ بھی چاہتے ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ۔

برادران اسلام!! ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اللہ نبی اور مومنین کے دشمنوں کفار سے دوستی سے منع کر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے باد لائل لوگوں کو سمجھایا ہے کہ جن سے تم دوستی کے خواہشمند ہو اور انہیں محبت کا پیغام بھی دیتے ہو مگر وہ تو تمہارے سچے دین کا انکار کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مومن کو صرف اسی شخص سے دوستی کی اجازت ہے جو مومنوں کے دین کو مانتا ہے اور جو مسلمانوں کے اسلام اور اسلامی شعائر کو نہیں مانتا اس سے دوستی کی اجازت مومنوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے پھر فرمایا کہ تم تو ان سے دوستی کرتے ہو لیکن اگر ان کو تم پر غلبہ حاصل ہو گیا تو وہ تمہیں تکلیف پہنچانے میں کمی نہیں کریں گے بلکہ اپنے ہاتھ اور زبان سے جیسے بھی ممکن ہوا تمہیں تنگ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے کیونکہ ان کا ایک ہی ارادہ اور خواہش ہے کہ تم اسلام چھوڑ کر پھر کافر ہو جاؤ۔ آج دیکھ لیجئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لفظ بلفظ سچ ثابت دکھائی دیتا ہے کہ ہمارے حکمران کفار سے دوستی کیلئے نہ صرف خواہشمند ہیں بلکہ منت ترلے بھی کر رہے ہیں مذاکرات کی بھیک مانگتے ہیں انہیں آموں کی پیٹیاں اور سالی کی جاتی ہیں مگر ان کی زبانیں اس قدر دراز اور ہاتھ اس طرح فضا میں بلند ہیں کہ انہیں آموں کی مٹھاس علمائے کرام اور مجاہدین کا نذرانہ دینی مدارس کی پامالی اور پوری قوم کی رہنمائی حتیٰ کہ مسلمانوں کا خون بھی ان کے اسلام اور مسلمانوں سے معاندانہ جذبات کو سرد نہ کر سکا بلکہ آئے روز زبانیں دراز ہوتی ہیں کہ پاکستان دراندازی بند کرے۔ وعدے پورے کرے ہندو کے مطالبات کا خیال رکھے اور کوئی یوں یاوہ گوئی کرتا ہے کہ پاکستان کو سبق سکھانا ہی پڑے گا اس کا ایک ہی حل ہے کہ کفار سے دوستی چھوڑ کر مومنین مجاہدین سے محبت کی جائے پھر دیکھئے یہ دشمنان رب العالمین کس طرح آپ کے قدموں میں پڑتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پلٹ آیئے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ترجمۃ الحدیث

ذلت کیوں؟

عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن اللہ فی قلوبکم الوھن فقال قائل یا رسول اللہ وما الوھن قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت (ابو داؤد: ۲/ ۲۴۲، کتاب الملاحم) حضرت ثوبان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ قومیں اس طرح تم پر حملہ آور ہوں جس طرح کھانے والے پیالے پر جھپٹتے ہیں تو ایک کہنے والے نے کہا کہ کیا اس دن ہم تھوڑے ہونگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اس دن بہت زیادہ ہو نگے لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے تنکوں کی سی ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دیگا۔ اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ وھن کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ دنیا سے محبت کرنا اور موت کو ناپسند کرنا۔

برادران اسلام!! ہادی کائنات امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے امت کی پستی کے اسباب اور ان کا حل بیان فرمایا ہے جب لوگ موت سے ڈریں گے اور دنیا (کی عزت، مال، جاہ وجلال) سے محبت کریں گے تو ان میں اس قدر بزدلی اور پستی آجائیگی کہ باوجود کثرت افراد کے دشمن ان پر چاروں طرف سے اجتماعیت سے حملہ کریں گے کیونکہ اس وقت اسلام دشمنوں کے دلوں سے مسلمانوں کی ہیبت اور خوف نکل جائیگا جبکہ مسلمان خود موت سے ڈرتے ہونگے دنیا سے پیار کرتے ہوئے دنیا کی آسائش کو پسند کریں گے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ بزدل ہو جائیں گے۔ آج جب ہم دیکھتے ہیں کہ کفر ہر طرف سے ہمیں آنکھیں دکھا رہا ہے۔ اور بڑی چالبازی سے ہماری سرحدوں کو غیر محفوظ بنا رہا ہے۔ مگر ہم ہیں کہ اقتدار کے نشے میں چور۔ سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ بلند کرتے ہیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری سہولیات اقتدار کی من مانیاں اور اختیارات کی جولانیاں تبھی باقی رہ سکتی ہیں اگر ہم دشمن کی ہاں میں ہاں ملائیں گے ورنہ ہمیں پتھر کے زمانے میں واپس جانا پڑے گا اور ہمارا دشمن اتنا جرأت مند ہو جاتا ہے اور اس کے دل سے ہماری فوج، ہماری ایٹمی قوت کا خوف چھین لیا جاتا ہے کہ وہ ایک ایٹمی طاقت اور آزاد وخودمختار ریاست کو یہ کہہ دیتا ہے کہ بتاؤ دوست ہو یا دشمن؟ تو اس وقت ہم زمینی حقائق کے پیش نظر سوائے دوستی کا دم بھرنے کے اور کوئی جواب نہیں دے پاتے اور اسی دنیا کی محبت اور موت سے نفرت کے سبب آج معاملہ یہاں تک آ پہنچا ہے کہ ہمارے صدر صاحب باوجود کمانڈو وجنرل ہونے کے کراچی میں کرفیو لگوا کر وہاں جانے کا رسک نہیں لیتے حتیٰ کہ اپنے مرکز جی ایچ کیو سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ریلوے اسٹیشن نہیں پہنچ پاتے کیونکہ ہمیں دنیا کی عیش وعشرت عزیز ہو چکی ہے اور آخرت کا خیال اور یوم حساب کی سختیوں کا خوف ہمارے دلوں سے نکل چکا ہے۔ آج اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں دنیا میں پھر سے مقام ملے۔ اور ہم خودداری سے زندگی بسر کر سکیں تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہمیں دنیا کی عیش وعشرت کو قربان کر کے موت سے محبت کرنا ہوگی کہ

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے   جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا بھی نہیں آتا